Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 17. Issue 02, December 2025

تحقیقی وتنقیدی مجلّہ
دریافت

Received: 25th September, 2025 | Accepted: 12th December, 2025 | Available Online: 31st December, 2025
Digital Object Identifier: 10.52015/daryaft.v17i02.436

"HSK معیاری نصاب" کے تناظر میں چینی زبان کے پاکستانی اساتذہ کو درپیش تدریسی مسائل، اردو زبان کا کردار اور دیگر تجاویز

In the Context of the "HSK Standard Course": Pedagogical Challenges Faced by Pakistani Teachers of the Chinese Language, the Role of Urdu Language, and Additional Recommendations

LU XIAOHUI[1] AND DR. BUSHRA HANIF[2]

[1] Student Researcher, Department of Urdu, Faculty of Asian and African Studies, Guangdong University of Foreign Studies, Guangzhou, China

[2] Assistant Professor, Department of Urdu, Faculty of Asian and African Studies, Guangdong University of Foreign Studies, Guangzhou, China

Corresponding author: Dr. Bushra Hanif (dr.bushra786@outlook.com)

CONFLICT OF INTEREST: The authors declare that there are no conflicts of interest related to the research, authorship, and/or publication of this article, and that the data presented have not been fabricated or falsified.

FUNDING: This research did not receive any specific grant or financial support from public, commercial, or not-for profit funding agencies.

PARTICIPANT CONSENT: The authors confirm that Informed consent was obtained from all participants, and confidentiality was duly maintained.

KEYWORDS: Chinese language education, HSK Standard Course, Urdu language, Pakistan, Teaching Challenges, CPEC, BRI

ABSTRACT: This article explores the challenges faced by Pakistani teachers of the Chinese language using the HSK Standard Course, focusing on the role of Urdu in teaching. With Chinese language education growing rapidly in Pakistan, especially under the Belt and Road Initiative, teachers encounter difficulties due to limited resources, curriculum gaps, and differences between Chinese and Urdu. Based on document analysis and teacher interviews, the study examines challenges related to the classroom environment, teaching materials, teacher preparedness, and student learning. The findings show that Urdu plays a key role in helping students understand and engage with Chinese. The article offers practical recommendations, including adapting the curriculum, improving teacher training, and using Urdu strategically to support learning. It concludes that policy support and pedagogical innovation are essential to enhance Chinese language education in Pakistan and strengthen Pakistan–China cooperation.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-Non Commercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

چین اور پاکستان کے درمیان سفارتی تعلقات 1951ء میں قائم ہوئے جو وقت کے ساتھ مستحکم ہوئے۔ دونوں ممالک نے سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی شعبوں میں بھرپور اعتماد پر مبنی تعاون کو پروان چڑھایا۔ بلخصوص "بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو" کے تحت چین-

پاکستان اقتصادی راہداری کی تعمیر نے تجارتی تبادلوں اور عوامی رابطوں کو فروغ دیا نیز پاکستان میں چینی زبان کی تعلیم و ترقی کے لیے محرک فراہم کیا ہے۔[۱] جیسے جیسے دوطرفہ تعلقات گہرے ہو رہے ہیں، پاکستان میں چینی زبان کے ماہرین کی مانگ میں بھی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، چینی زبان سیکھنے والوں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے، جو تعلیمی میدان، سماجی تربیتی اداروں اور مختلف پیشہ ورانہ طبقات تک پھیل چکی ہے۔[۲] "HSK معیاری نصاب" ایک وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والا چینی زبان کا نصاب ہے، جو اپنے منظم انداز، عملی افادیت اور چینی زبان کی مہارت کے امتحان سے قریبی تعلق کے باعث، پاکستان میں چینی زبان کی تدریس کا ایک اہم ذریعہ بن چکا ہے، تاہم چین اور پاکستان کے درمیان ثقافتی روایات، تعلیمی نظام، کلاس روم کے عوامل کے نمونوں اور زبان کی ساخت کے لحاظ سے اہم فرق موجود ہیں۔ دونوں زبانیں نہ صرف الگ الگ لسانی خاندانوں سے تعلق رکھتی ہیں بلکہ علمی نمونوں میں بھی واضح ساختی فرق کو ظاہر کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر چینی ایک ٹونل زبان ہے جس میں لوگوگرافک حروف ہیں جو لکیری اظہار اور نحوی ترتیب پر زور دیتے ہیں، جب کہ اردو دائیں سے بائیں عربی-فارسی رسم الخط کی عکاسی کرتی ہے اور عام طور پر فاعل-مفعول-فعل (SOV) ترتیب کی پیروی کرتی ہے۔ یہ لسانی اختلافات نہ صرف صوتی امتیاز، تحریری عادات، اور نحوی استدلال میں طلباء کے سیکھنے کے تجربات کو متاثر کرتے ہیں، بلکہ HSK معیاری کورس کے مواد کو سیکھنے اور کلاس روم میں ممکنہ چیلنجز بھی پیش کرتے ہیں۔

اس لسانی اور تعلیمی تناظر میں، اردو محض ایک معاون آلہ نہیں ہے، بلکہ سیکھنے والوں کے لیے معنی کی سوجھ بوجھ، زبان پر عمل کرنے اور علمی روابط قائم کرنے کے لیے ایک ضروری ثالثی زبان کا ذریعہ ہے۔ انگریزی کے ذریعے کی گئی وضاحتوں کے مقابلے میں، اردو کی وضاحتیں زیادہ آسان فہم ہیں۔ کلاس روم میں کی جانے والی تشریح، ثقافتی موازنہ، گفتگو کا تجزیہ، اور سیاق و سباق کی مثالوں میں اس کا استعمال قابل فہم ثقافتی تفہیم کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں مدد کرتا ہے۔ لہٰذا پاکستان میں چینی زبان کی تعلیم میں اردو کا ایک ناقابل تردید عملی کردار ہے۔

چین اور پاکستان کے درمیان ثقافتی، تعلیمی نظام اور لسانی عادات کے فرق کی وجہ سے، نہ صرف پاکستانی طلباء، بلکہ چینی زبان کے مقامی اساتذہ بھی تدریسی عمل میں مختلف مسائل کا سامنا کرتے ہیں، جیسے کہ نصاب کی مقامی ضروریات سے ہم آہنگی کی کمی، طلبہ کے سیکھنے کے انداز میں تفاوت اور مواد کی دشواری کی سطح میں ایڈجسٹمنٹ جیسے مسائل جن کا فوری حل درکار ہے۔ لہٰذا پاکستانی چینی زبان کے اساتذہ کو "HSK معیاری نصاب" استعمال کرتے وقت درپیش تدریسی مشکلات اور ان کے حل کی حکمت عملیوں کا مطالعہ نہ صرف چینی زبان کی تدریس کے معیار کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوگا بلکہ چین-پاکستان ثقافتی تبادلوں کو فروغ دینے اور چینی زبان کی بین الاقوامی ترویج کے لیے ایک قیمتی حوالہ فراہم کرے گا۔

تحقیق کے طریقے اور اختراعی نکات

یہ تحقیق مختلف تحقیقی طریقوں کو جامع طور پر استعمال کرتی ہے تاکہ مسئلے کا مکمل تجزیہ کیا جاسکے اور مؤثر حل تجویز کیے جا سکیں۔ سب سے پہلے، دستاویزی تحقیق کے طریقہ کار کے ذریعے ملکی و غیر ملکی متعلقہ تحقیقی نتائج کا جائزہ لیا گیا، تاکہ پاکستان میں چینی زبان کی تدریس کی موجودہ صورتحال اور "HSK معیاری نصاب" کے اطلاق کی جانچ کی جاسکے جو تحقیق کے لیے نظریاتی بنیاد فراہم کرتا

ہے۔ مزید برآں انٹرویو تحقیق کے طریقہ کار کو اپنایا گیا جس میں دو پاکستانی چینی زبان کے اساتذہ کے ساتھ آف لائن اور آن لائن ٹیلی فون انٹرویوز کیے گئے۔ اساتذہ کی لسانی قابلیت کے مطابق، انٹرویو چینی اور اردو زبان میں کیے گئے۔ انٹرویو کا مواد نصابی کتاب کے استعمال کا دورانیہ، تدریسی اوقات کی تعداد، تدریسی زبان کا انتخاب، تدریسی اثرات، نصابی کتاب کی مطابقت، اس کی دشواری کی سطح اور اس میں ترامیم کی تجاویز جیسے نکات پر مشتمل تھا۔ ساتھ ہی اس تحقیق میں 72 پاکستانی چینی زبان کے طلبہ پر مشتمل ایک انگریزی سوالنامہ بھی استعمال کیا گیا، جس سے چینی زبان کے مختلف سطحوں کے علم کا احاطہ کیا گیا۔ سوالنامے میں بنیادی معلومات، موجودہ HSK سطح، مادری زبان، سیکھنے کی دلچسپی اور رویہ، سیکھنے کے مقاصد اور نصابی کتاب کے مختلف حصوں (الفاظ، اسباق، گرامر، چینی حروف، پین این (pinyin)بعد از سبق مشقیں، ثقافت وغیرہ) کے سیکھنے کے اثرات اور ترامیم کی تجاویز شامل تھیں۔

اس تحقیق کی جدت یہ ہے کہ یہ پاکستانی چینی زبان کے اساتذہ اور طلبہ کے نقطہ نظر سے کی گئی ہے جو کہ ماضی میں زیادہ تر چینی اساتذہ یا حکومتی پالیسیوں پر مرکوز تحقیقات سے مختلف ہے۔ مقامی اساتذہ پاکستانی ثقافت اور تعلیمی نظام سے بخوبی واقف ہوتے ہیں اور ان کے تدریسی چیلنجز زیادہ مخصوص ہوتے ہیں۔ چونکہ "HSK معیاری نصاب" بڑے پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے، اس تحقیق میں اس نصاب کے مواد، تدریسی طریقوں، اور ثقافتی مطابقت جیسے مختلف پہلوؤں سے پاکستانی تعلیمی ماحول کے ساتھ اس کی مطابقت کا تجزیہ کیا جائے گا اور بہتری کے لیے حکمت عملی تجویز کی جائے گی۔

ادب کا جائزہ

پاکستان میں چینی زبان کی تدریس سے متعلق تحقیق کے دوران، اس مطالعے نے "چائنا نالج نیٹ ورک"(CNKI)، وان فنگ ڈیٹابیس، اسپرنگر(Springer)، گوگل اسکالر(Google Scholar) جیسے ڈیٹابیس سے "پاکستان میں چینی زبان کی تدریس"، "HSK نصابی کتب"، "بین الاقوامی چینی زبان کی تعلیم" سے متعلق چینی اور غیر ملکی مضامین کو منتخب کیا گیا۔ تکراری مطالعات کو خارج کرنے کے بعد مجموعی طور پر 12 چینی زبان کے مضامین اور 3 غیر ملکی زبانوں کے مضامین جمع کیے گئے۔ ان مضامین میں پاکستان میں چینی زبان کی تعلیم کے چیلنجز، نصابی کتب کے انتخاب کی حکمت عملی، اور تدریسی طریقوں جیسے موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ موجودہ تحقیقی نتائج کو زیادہ واضح طور پر ترتیب دینے کے لیے اس حصے میں انھی موضوعات کے لحاظ سے خلاصہ اور تجزیہ کیا جائے گا۔

تعلیمی مواد کا انتخاب

غیر ملکیوں کو چینی زبان سکھانے میں تعلیمی مواد کا انتخاب اور استعمال تدریسی عمل پر اہم اثرات مرتب کرنے والے عنصر ہیں۔ ڈنگ لن یو نے اپنی کتاب "غیر ملکیوں کے لیے چینی زبان کے نصابی کتب میں ہم معنی الفاظ کا مطالعہ—"HSK معیاری نصاب"(4-1) کے تناظر میں" میں نشاندہی کی ہے کہ "ہم معنی الفاظ کا مسئلہ" طلبہ کے الفاظ کے فہم اور استعمال میں مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔[۳] اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے، اس نے تجویز دی کہ اساتذہ زیادہ درست الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے طلبہ کی زبان کی سطح کے مطابق ایڈجسٹ کریں۔ وانگ ہاؤوے نے اپنی تحقیق "HSK معیاری نصاب میں محاورات کے منصوبے اور تدریسی حکمت عملیوں کا مطالعہ" میں محاورات (چینگ یو- 成语) کی تدریس میں درپیش مشکلات پر بحث کی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ محاورات کی ساخت اور معنی

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 17. Issue 02, December 2025

تحقیقی وتنقیدی مجلّہ
دریافت

پیچیدہ ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے غیر ملکی طلبہ کے لیے انھیں سیکھنا مشکل ہوتا ہے۔ انھوں نے تجویز دی کہ محاورات کی تعداد کو مناسب طریقے سے ترتیب دیا جائے، ان کی تکرار کی شرح کو بڑھایا جائے، مشقوں کی اقسام میں اضافہ کیا جائے تاکہ طلبہ محاورات کو بہتر طریقے سے سیکھ سکیں۔(۴) علمی مواد کے عملی اطلاق کے حوالے سے، وانگ فُولنگ نے اپنی تحریر "پاکستانی طلبہ کے لیے 'ترقی پذیر چینی (ابتدائی جامع)' کے الفاظ کی تدریس پر ابتدائی تحقیق" میں تجویز کیا کہ مخصوص تعلیمی گروہوں (جیسے پاکستانی طلبہ) کے لیے اساتذہ کو کلاس روم میں مناسب حد تک نصابی مواد میں موجود الفاظ کی تشریح اور انگریزی بطور ذریعہ تدریس استعمال کرنی چاہیے۔ اس کے علاوہ، الفاظ کے بہتر ادراک کے لیے حالات پر مبنی تدریس، اجزائے الفاظ کی تدریس اور املا نویسی جیسے طریقے بروئے کار لانے چاہییں۔(۵) یہ تمام تحقیقات الفاظ کی تدریس میں نصابی مواد کے انتخاب اور ایڈجسٹمنٹ کے کلیدی کردار پر زور دیتی ہیں۔

غیر ملکی زبانوں کے مطالعے میں، آفتاب عظیم اور دیگر محققین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ پاکستانی طلبہ کی مخصوص ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے، اساتذہ کو "HSK معیاری نصاب" استعمال کرتے وقت طلبہ کی حقیقی ضروریات کے مطابق ایڈجسٹمنٹ کرنی چاہیے۔ مثال کے طور پر چونکہ پاکستانی طلبہ کا لسانی پس منظر اور سیکھنے کے محرکات دیگر علاقوں کے طلبہ سے مختلف ہیں۔ اساتذہ کو پاکستانی طلبہ کے ثقافتی پس منظر اور لسانی خصوصیات کو مدنظر رکھتے ہوئے نصابی مواد کو مقامی رنگ دینا چاہیے تاکہ تدریس کی مؤثریت کو بڑھایا جاسکے۔ اس کے علاوہ انھوں نے تجویز دی کہ نصابی کتاب کا لچکدار استعمال طلبہ کی ضروریات کے مطابق ہونا چاہیے تاکہ تدریس کی عملی افادیت میں اضافہ ہو۔(۶)

تعلیمی طریقے اور حکمت عملی کی جدت

تعلیمی طریقوں کی جدت چینی زبان کی تدریس کے اثرات کو بہتر بنانے کی کلید ہے۔ تیان یو نے اپنی تحریر "HSK معیاری نصاب" الفاظ کے بلاک کا تجزیہ اور تدریسی تجاویز" میں اس بات پر زور دیا کہ "الفاظ کے بلاک کی تدریس" (یو کوائی جیاؤشو) ایک اہم لسانی تدریسی حکمت عملی کے طور پر سیکھنے والوں کی زبانی ابلاغی صلاحیت کو بہتر بنانے میں مدد دیتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اساتذہ "HSK معیاری نصاب" میں موجود "الفاظ کے بلاک" (یو کوائی) کے مطابق لچکدار تدریسی طریقے اپنا کر تدریسی مواد کو بہتر بنا سکتے ہیں اور طلبہ کی لسانی مہارتوں کو فروغ دے سکتے ہیں۔(۷) زین جی منگ نے "چینی زبان کے اعلیٰ سطح کے مراحل کے مواد کی تدریس کا مطالعہ—'HSK معیاری کورس' کے تناظر میں" میں یہ تجویز کیا کہ اعلیٰ سطح کے طلبہ کے لیے مواد کی تدریس کی حکمت عملی خاص طور پر اہم ہے۔ انھوں نے بتایا کہ اگرچہ اعلیٰ سطح کے طلبہ کے پاس لغت اور گرامر کی اچھی بنیاد ہوتی ہے، مگر اظہار میں اب بھی مسائل ہیں، اس لیے انھوں نے اساتذہ کو مشورہ دیا کہ وہ صنف (genre) کی تدریس اور مواد کی ساخت پر زور دیں، اور کنٹرول شدہ اور غیر کنٹرول شدہ مشقوں کو مضبوط کریں تاکہ طلبہ کی مواد کو سمجھنے اور اظہار کرنے کی صلاحیت کو بہتر بنایا جاسکے۔(۸)

پاکستان میں چینی زبان کی تدریس کے پس منظر میں، آفتاب عظیم، طاہرہ نوید اور صدف جبار نے "چینی زبان کی تدریس پاکستان میں مسائل اور حل (Chinese Language Teaching in Pakistan Problems and Solutions)" میں یہ نشاندہی کی ہے کہ حالانکہ چینی زبان کی تدریس پاکستان میں چالیس سال سے زائد عرصے سے ہو رہی ہے، حالیہ برسوں میں ہی اس کا وسیع پیمانے پر آغاز

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 17. Issue 02, December 2025

ہوا ہے، لیکن تدریسی عمل میں اب بھی کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جن میں تدریسی طریقہ کار، نصاب کی تشکیل، تدریسی مواد اور اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی کے مسائل شامل ہیں۔ خاص طور پر تدریسی مواد کے استعمال، تدریسی حکمت عملیوں اور طلبہ کی تعلیمی تحریک کے حوالے سے اساتذہ کو کئی مشکلات کا سامنا ہے۔ اس کے علاوہ، موثر تربیتی نظام کی کمی کی وجہ سے مقامی چینی زبان کے اساتذہ تدریسی چیلنجز کا مؤثر طریقے سے مقابلہ کرنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی تجویز کیا کہ پاکستانی چینی اساتذہ کو اپنی پیشہ ورانہ ترقی کو بڑھانا چاہیے اور تدریسی طریقوں کی متنوع استعمال کو فروغ دینا چاہیے۔ جیسے کہ منظرنامہ تدریس، ٹاسک بیسڈ تدریس اور زبان کے بلاکس کی تدریس تاکہ طلبہ کی دلچسپی اور شرکت کو بڑھایا جاسکے۔ یہ ٹین یُو کی زبان کے بلاکس کی تدریس پر تحقیق کے مطابق ہے، جو تدریسی حکمت عملیوں کی تنوع کو طلبہ کی زبانی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے اہمیت دیتی ہے۔

مجموعی طور پر، چین اور پاکستان کی اقتصادی تعاون کے پس منظر میں، پاکستان میں چینی زبان کی تدریس کی ضرورت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ چینی اور غیر ملکی ادب میں نصاب کے انتخاب، تدریسی حکمت عملیوں کی جدت اور تدریسی عملی استعمال کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ تاہم، تدریسی عمل میں اساتذہ کو کئی چیلنجز کا سامنا ہے، جیسے کہ نصاب میں مترادف الفاظ کا مسئلہ، محاوروں کی تدریس کے مسائل، تدریسی حکمت عملیوں کا انتخاب اور نفاذ وغیرہ۔ مختلف علماء کے خیالات کو یکجا کرتے ہوئے یہ بات سامنے آتی ہے کہ چینی زبان کی تدریس کے اثرات کو بڑھانے کے لیے اساتذہ کو طلبہ کی حقیقی ضروریات کے مطابق تدریسی مواد اور طریقوں کو لچک سے ایڈجسٹ کرنا ہوگا اور اپنی پیشہ ورانہ ترقی پر زور دینا ہوگا تاکہ پاکستان میں چینی زبان کی بین الاقوامی تعلیم کی پائیدار ترقی کو فروغ دیا جاسکے۔

پاکستان میں چینی زبان کی تدریس کا ماحولیاتی جائزہ

پاکستان میں چینی زبان کی تعلیم نے پچھلے بیس سالوں میں نمایاں ترقی کی ہے، خاص طور پر کنفیوشش انسٹی ٹیوٹ اور کنفیوشش کلاس رومز کے قیام نے مقامی طلبہ کو منظم چینی زبان سیکھنے کے مواقع فراہم کیے ہیں۔ 2021ء تک پاکستان میں پانچ کنفیوشش انسٹی ٹیوٹ اور دو کنفیوشش کلاس رومز موجود ہیں۔ یہ مراکز اسلام آباد، لاہور، کراچی، فیصل آباد اور سرگودھا میں واقع ہیں۔[۹] ان میں سب سے پہلے قائم ہونے والا کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ 2005ء میں بیجنگ لینگویج اینڈ کلچر یونیورسٹی اور پاکستان کی نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز کے اشتراک سے اسلام آباد میں قائم ہوا۔[۱۰] کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ صرف چینی زبان کی تعلیم کا ذمہ دار نہیں ہے بلکہ ثقافتی ترویج، چینی زبان کی سطح کے امتحانات (HSK) کے انتظام اور تعلیمی تبادلے کی سفارشات جیسے کام بھی انجام دیتا ہے۔[۱۱]

تعلیمی نصاب کے حوالے سے، پاکستان میں چینی زبان کی تعلیم زبان اور ثقافت کے دو اہم شعبوں کو شامل کرتی ہے۔ زبان کے کورسز میں ابتدائی سے لے کر اعلیٰ سطح تک چینی زبان کی تعلیم دی جاتی ہے، جس میں "HSK معیاری نصاب"، "جدید چینی" اور "نیا عملی چینی قاری" کا وسیع پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ثقافتی کورسز میں خطاطی، چائے کی تقریبات، شیروں کا رقص اور چینی روایتی تہواروں کی سرگرمیاں شامل ہیں تاکہ طلبہ میں چینی ثقافت کے لیے دلچسپی بڑھائی جاسکے۔ مزید یہ کہ کئی کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ اور زبان کے ادارے HSK امتحانات کے مراکز قائم کیے ہوئے ہیں۔ 2020ء میں پورے ملک میں 4091 افراد نے HSK امتحان میں

شرکت کی۔ کچھ یونیورسٹیاں، جیسے پنجاب یونیورسٹی، کراچی یونیورسٹی وغیرہ، چین کی یونیورسٹیوں کے ساتھ مل کر چینی زبان کے شعبے کھول چکی ہیں اور کریڈٹ کورسز فراہم کرتی ہیں۔

تعلیمی ضروریات کے حوالے سے پاکستان میں چینی زبان کے سیکھنے والوں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ 2023ء میں 10000 سے زیادہ طلبہ چینی کورسز میں شریک ہوئے اور مجموعی تعداد تقریباً 26000 سے 30000 کے درمیان تخمینہ کی گئی ہے۔ جبکہ HSK امتحان میں داخلہ لینے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔ تاہم اساتذہ کی کمی ابھی بھی ایک مسئلہ ہے اور زیادہ تر اساتذہ چین سے بھیجے گئے ہیں یا رضاکار ہیں۔ مقامی اساتذہ کی تربیت بھی کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ کے ذریعے کی جاتی ہے، جیسے اسلام آباد کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ ہر سال تقریباً 2000 طلبہ کو تربیت دیتا ہے۔

حکومتی سطح پر بھی چینی زبان کی تعلیم کے فروغ کے لیے حمایت موجود ہے۔ پاکستانی حکومت نے چینی زبان کو قومی سطح کی غیر ملکی زبان کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ 2014ء میں "قومی خارجہ زبان کی پالیسی" اور 2015ء میں "نیشنل ایجوکیشن ایکشن پلان" میں چینی زبان کی تعلیم کو فروغ دینے پر زور دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، چینی حکومت ہر سال تقریبا 3000 اسکالرشپ فراہم کرتی ہے تاکہ پاکستانی طلبہ کو چین میں تعلیم حاصل کرنے کے مواقع ملے۔

اس کے باوجود چینی زبان کی تعلیم کو مقامی مواد کی کمی، اساتذہ کی کمی اور طلبہ کے لیے عملی مواقع کی کمی جیسے چیلنجز کا سامنا ہے۔ کچھ طلبہ چینی حروف اور گرائمر کی مشکلات کی وجہ سے سیکھنے کے لیے کم متحرک ہیں۔ مستقبل میں، چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) کے منصوبے کے ساتھ چینی زبان کی طلب مزید بڑھنے کی توقع ہے اور چینی زبان کی تعلیم پیشہ ورانہ تربیت اور تکنیکی شعبوں میں مزید ضم ہو جائے گی۔ تدریسی معیار کو بڑھانے کے لیے، چین اور پاکستان کے دونوں فریق آن لائن وسائل کی تعمیر، مقامی نصاب کی ترقی اور ثقافتی تبادلوں کے ذریعے سیکھنے کی دلچسپی کو بڑھانے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ مجموعی طور پر پاکستان میں چینی زبان کی تعلیم چین پاکستان تعاون کے دائرہ کار میں تیزی سے ترقی کر رہی ہے جو نہ صرف دونوں ممالک کے ثقافتی تبادلے کو فروغ دے رہی ہے بلکہ پاکستانی طلبہ کے لیے مزید پیشہ ورانہ مواقع بھی پیدا کر رہی ہے۔

"HSK معیاری نصاب" کا پاکستان میں فروغ اور استعمال کی موجودہ صورت حال

"HSK معیاری نصاب" ایک جامع چینی زبان کا نصاب ہے جو HSK امتحان کے گرد تشکیل دیا گیا ہے اور پاکستان میں چینی زبان کی تدریس میں ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ نصاب وسیع پیمانے پر مختلف تعلیمی اداروں میں استعمال کیا جاتا ہے جن میں کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ، یونیورسٹیوں کے چینی زبان کے شعبے اور کچھ اسکولوں کے چینی زبان کے کلاس روم شامل ہیں۔ یہ نصاب بیجنگ لینگویج اینڈ کلچر یونیورسٹی پریس کی جانب سے شائع کیا گیا ہے اور چھ سطحوں میں تقسیم ہے جو ابتدائی سے اعلیٰ درجے تک کے سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ نصاب کے تالیفی اصول "امتحان کے ذریعے تدریس کو فروغ دینا اور تدریس و امتحان کو یکجا کرنا" پر مبنی ہیں، جس کے تحت الفاظ، گرامر اور موضوعات کا انتخاب HSK امتحان کی ضروریات کے عین مطابق کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، انٹرایکٹو مشقوں اور عملی منظرناموں کے ذریعے سیکھنے والوں کی زبان کے عملی استعمال کی صلاحیت کو بہتر بنایا جاتا ہے۔

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 17. Issue 02, December 2025

"HSK معیاری نصاب" ایک منظم تدریسی ماڈل اپناتا ہے، جہاں ہر سطح کی کتاب میں درسی کتاب، مشقی کتاب اور اساتذہ کے لیے رہنما کتاب شامل ہوتی ہے۔ اس نصاب کو "وارم اپ، اسباق، تشریحات، مشقیں، اطلاق اور توسیع" کے چھ بنیادی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس سے نہ صرف طلبہ کو امتحان کے لیے ضروری علم حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے بلکہ وہ حقیقی زندگی کے تناظر میں چینی زبان کا اطلاق بھی کر سکتے ہیں۔ بین الاقوامی چینی تدریس میں اس تدریسی طریقہ کار کو ایک ماڈل کے طور پر دیکھا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں متعارف کرائے جانے کے بعد اسے مختلف تعلیمی اداروں اور تدریسی مراکز میں تیزی سے مقبولیت حاصل ہوئی۔

پاکستان میں "HSK معیاری نصاب" چینی زبان کی تدریس میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والے نصاب میں سے ایک بن چکا ہے۔ کئی یونیورسٹیاں اور کنفیوشس انسٹی ٹیوٹس اسے بنیادی نصاب کے طور پر اپناتے ہیں تاکہ تدریسی مواد کو HSK امتحان کی ضروریات کے مطابق رکھا جا سکے۔ مثال کے طور پر، فیصل آباد ایگریکلچرل یونیورسٹی کے کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ میں اس نصاب کو مکمل طور پر تدریس کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اور ساتھ ہی HSK امتحان کی تیاری کے لیے خصوصی تربیت بھی دی جاتی ہے تاکہ طلبہ اپنی زبان کی مہارت کے ساتھ امتحان میں کامیابی کی شرح کو بھی بڑھا سکیں۔ اسی طرح، کراچی یونیورسٹی، پنجاب یونیورسٹی اور دیگر اعلیٰ تعلیمی اداروں میں بھی چینی زبان کے تدریسی منصوبوں میں "HSK معیاری نصاب" کو بنیادی تدریسی مواد کے طور پر اپنایا گیا ہے، جو طلبہ کو چینی زبان سیکھنے کا ایک منظم راستہ فراہم کرتا ہے۔

اس کے علاوہ، مختلف کنفیوشس کلاس رومز، جیسے پیٹرو ماڈل اسکول کے کنفیوشس کلاس روم، اس نصاب میں موجود ثقافتی کہانیوں، بچوں کے گیتوں اور دیگر دلچسپ مواد کو بھرپور طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔ یہ تدریسی طریقے پاکستانی طلبہ کی فطری جستجو، متحرک مزاج اور کھیل کے ذریعے سیکھنے کی عادات کو مدنظر رکھتے ہوئے، کلاس روم گیمز اور ہنر سازی جیسی سرگرمیوں کے ذریعے چینی زبان کو مزید پرکشش بنا دیتے ہیں۔ ان طریقوں سے طلبہ کی سیکھنے میں دلچسپی بڑھتی ہے اور ان کی چینی زبان کے مزید مطالعے کے لیے ایک مضبوط بنیاد رکھی جاتی ہے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ "HSK معیاری نصاب" کا استعمال صرف کنفیوشس انسٹی ٹیوٹس اور یونیورسٹی کے نصاب تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ پاکستان کے مختلف سطحوں کے چینی تدریسی نظام میں بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ ابتدائی سیکھنے والوں کے لیے، اس نصاب کی ابتدائی سطح کے اسباق تدریجی انداز میں ترتیب دیے گئے ہیں۔ جن میں بنیادی الفاظ اور جملوں کے ذخیرے پر زور دیا گیا ہے اور دلچسپ کہانیوں اور حقیقی منظرناموں پر مبنی مکالموں کے ذریعے روزمرہ بول چال میں مہارت حاصل کرنے میں مدد دی جاتی ہے۔ جبکہ اعلیٰ درجے کے سیکھنے والوں کے لیے اس کے درمیانی اور اعلیٰ سطح کے کورسز میں پیچیدہ گرامر اور ثقافتی مواد شامل کیا گیا ہے اور ساتھ ہی HSK امتحان کے لیے مخصوص مشقیں فراہم کی گئی ہیں تاکہ طلبہ کو زبان کے عملی استعمال میں مہارت حاصل ہو سکے۔

خاص طور پر HSK امتحان میں رجسٹر ہونے والے پاکستانی طلبہ کی تعداد میں مسلسل اضافے کے پس منظر میں زیادہ سے زیادہ چینی زبان سیکھنے والے اس امتحان کے ذریعے اپنی مسابقتی صلاحیت کو بڑھانے کے خواہشمند ہیں۔ "HSK معیاری نصاب" کی درست مطابقت کی بنا پر یہ امتحان کی تیاری کے لیے بہترین انتخاب بن چکا ہے۔ مثال کے طور پر اسلام آباد کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ میں

2018ء میں HSK امتحان دینے والے طلبہ کی تعداد 2015ء کے مقابلے میں چار گنا زیادہ ہو چکی تھی جو اس نصاب کے امتحان میں کامیابی کی شرح کو بڑھانے میں مؤثر ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔

"HSK معیاری نصاب" کا وسیع پیمانے پر استعمال نہ صرف پاکستان میں چینی زبان کی تعلیم کے فروغ میں مدد دے رہا ہے بلکہ یہ پاک-چین ثقافتی تبادلوں اور دولسانی افراد کی تربیت میں بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ چین-پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) منصوبے کی گہرائی کے ساتھ، چینی زبان کے ماہر پیشہ ور افراد کی مانگ میں اضافہ ہو رہا ہے، جس کی وجہ سے اس نصاب کی ترویج کا عمل بھی تیز تر ہو چکا ہے۔ مستقبل میں، مزید تعلیمی اداروں اور تدریسی مراکز کی شمولیت کے ساتھ، "HSK معیاری نصاب" پاکستان میں ایک مکمل تدریسی نظام کے طور پر ابھرنے کی توقع ہے، جو مقامی چینی زبان سیکھنے والوں کو ایک زیادہ منظم اور مؤثر تعلیمی راستہ فراہم کرے گا۔ مجموعی طور پر، اس نصاب کی ترویج پاکستان میں چینی زبان کی تعلیم کے نظام میں گہرائی سے سرایت کر چکی ہے اور یہ مستقبل میں پاک-چین ثقافتی و تعلیمی تعاون کے مزید فروغ میں اہم کردار ادا کرتا رہے گا۔

مقامی پاکستانی چینی زبان کے اساتذہ کی تدریسی صورت حال

کیا آپ کو لگتا ہے کہ آپ کے استاد کا پس منظر اور ثقافتی علم آپ کی سیکھنے میں مدد کرتا ہے؟

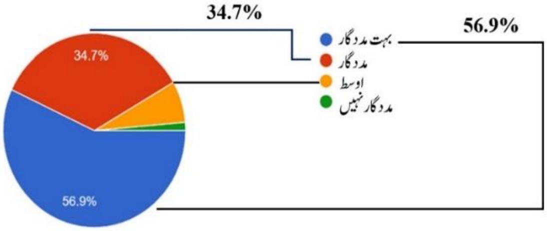

گراف: انٹرویو کیے گئے طلبہ کی اساتذہ کے بارے میں رائے

پاکستانی نژاد چینی زبان کے اساتذہ مقامی سطح پر چینی زبان کے فروغ میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ ان کا منفرد پس منظر چینی زبان کی تدریس میں زبردست کردار ادا کرتا ہے۔ انٹرویو دینے والی استانی صبا شفیق نے فیصل آباد ایگریکلچر یونیورسٹی کے کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ میں چینی زبان کی تدریس کی ہے۔ انہوں نے مارچ 2021ء سے چینی زبان کی تدریس کا آغاز کیا، اور اگست 2023ء تک دو سال چھ ماہ کا بھرپور تدریسی تجربہ حاصل کر لیا تھا۔ ان کی بیچلر ڈگری چینی زبان کی بین الاقوامی تعلیم میں تھی اور گریجویشن کے بعد وہ تدریس کے عملی میدان میں آ گئیں۔[۱۲] انٹرویو دینے والے دوسرے استاد عبدالباسط پاکستان کی سرکاری یونیورسٹی میں چینی زبان کا انتخابی کورس پڑھاتے ہیں۔[۱۳] زیادہ تر پاکستانی نژاد چینی زبان کے اساتذہ اعلیٰ پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے حامل ہوتے ہیں۔ وہ چینی زبان کی بین الاقوامی تعلیم کے شعبے سے فارغ التحصیل ہوتے ہیں اور کامیابی سے HSK6 سطح کا امتحان پاس کر چکے ہوتے ہیں۔ مزید برآں، بہت سے اساتذہ کو چین میں تعلیم حاصل کرنے کا تجربہ بھی حاصل ہوتا ہے۔ یہ بین الثقافتی پس منظر ان کی تدریس کو منفرد بناتا ہے، کیونکہ وہ نہ صرف

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 17. Issue 02, December 2025
تحقیقی وتنقیدی مجلّہ
دریافت

درستگی کے ساتھ زبان کے علم کو منتقل کرسکتے ہیں بلکہ چین اور پاکستان کی ثقافتوں کا موازنہ کر کے طلبہ کو مختلف ثقافتی سیاق وسباق میں چینی زبان کے استعمال کا فہم دینے میں بھی مہارت رکھتے ہیں۔

آپ اپنے استاد کے تدریسی انداز کو کس طرح درجہ دیں گے؟(1-5 پوائنٹس)

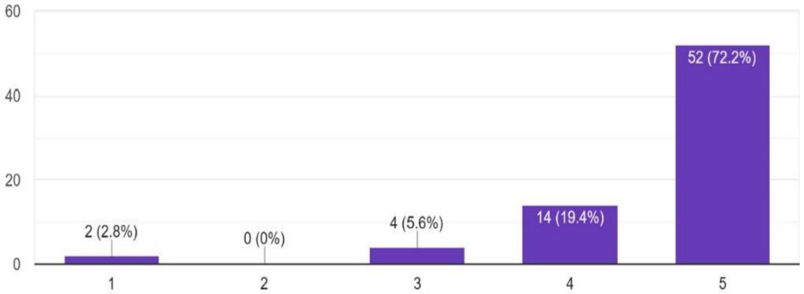

گراف: طلبہ کے انٹرویو کے مطابق اساتذہ کے تدریسی انداز کا جائزہ

عبدالباسط صاحب نے جذباتی انداز میں بتایا کہ "میرا چین میں تعلیم حاصل کرنے کا تجربہ تدریس میں ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ تعلیم کے دوران، میں نے ذاتی طور پر چینی زبان کے حسن اور ثقافتی نچوڑ کو محسوس کیا۔ جدید تدریسی طریقے اور نظریات سیکھے۔ وطن واپسی کے بعد میں تدریس میں مؤثر طریقے سے علمی تجربات منتقل کر سکتا ہوں اور طلبہ کو چینی زبان کی گہری سمجھ حاصل کرنے کے لیے رہنمائی فراہم کر سکتا ہوں۔" صباء شفیق صاحبہ بھی اس خیال سے متفق ہیں اور تدریس کے دوران اکثر اپنے غیر ملکی تجربات کو شامل کرتی ہیں تاکہ طلبہ کے لیے ایک زندہ دل تعلیمی ماحول پیدا کر سکیں۔ طلبہ کے سروے کے نتائج کے مطابق، 91٪ نے استاد کے تدریسی طریقہ کار کو سراہا، خاص طور پر کلاس روم کی بات چیت کے حصے اور ثقافتی پس منظر کی معلومات کو۔ اساتذہ گروپ ڈسکشنز، رول پلے جیسی انٹرایکٹو سرگرمیوں کا انتظام کرتے ہیں تاکہ طلبہ کو چینی زبان میں اظہار خیال کرنے کی خواہش پیدا ہو اور زبان کی عملی مہارت کو بڑھایا جا سکے۔
اسی دوران چین کی تاریخ، ثقافت اور رسم ورواج کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی ہیں تاکہ طلبہ کے ثقافتی افق کو وسیع کیا جا سکے۔

پاکستانی چینی زبان کے اساتذہ کی تدریسی مشقوں پر بحث کرنے کے بعد یہ ضروری ہے کہ ان اساتذہ کو درپیش حقیقی چیلنجز اور ان کے جواب دینے کی حکمت عملی کا مزید تجزیہ کیا جائے۔ اگرچہ یہ اساتذہ اپنی مضبوط پیشہ ورانہ مہارت اور ثقافتی ہم آہنگی کے فوائد کے ذریعے چینی زبان کی تعلیم میں مثبت کردار ادا کر رہے ہیں لیکن تدریسی وسائل کی کمی خاص طور پر نصاب کی موزونیت کے مسائل، تدریسی اثرات پر اب بھی اثرانداز ہو رہے ہیں۔ اس وقت، بعض یونیورسٹیاں اور کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ چینی زبان کے کورسز اور تدریسی وسائل کے حوالے سے کمی کا شکار ہیں۔ خاص طور پر نصاب کی زبان کے مسائل کی وجہ سے کچھ طلبہ کو سیکھنے کے دوران سمجھنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان مسائل کا مقابلہ کرتے ہوئے اساتذہ تدریسی حکمت عملیوں میں فعال طور پر تبدیلیاں لا رہے ہیں۔ جیسے مقامی

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 17. Issue 02, December 2025

تدریسی کیسز، ملٹی میڈیا کی مدد سے تدریس وغیرہ، تاکہ کلاس روم کے اثرات کو بہتر بنایا جاسکے۔ تاہم یہ اضافی تدریسی اخراجات اساتذہ کے کام کا بوجھ بڑھادیتے ہیں اور نصاب کے مواد کی بہتری اور تدریسی وسائل کی تقسیم کی بہتری کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں۔ اس پس منظر میں فیصل آباد زرعی یونیورسٹی کے کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ کی مثال کے طور پر چینی زبان کی تدریس کی ترقی کے عمل اور متعلقہ مسائل کا مزید تجزیہ کیا جاسکتا ہے تاکہ پاکستان میں چینی زبان کی تعلیم کی موجودہ حالت کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے۔

گراف: انٹرویو کیے گئے طلبہ کی چینی زبان سیکھنے کی وجوہات

فیصل آباد زرعی یونیورسٹی کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ کی چینی زبان کی تدریس کی ترقی کی تاریخ واضح طور پر دیکھی جاسکتی ہے۔

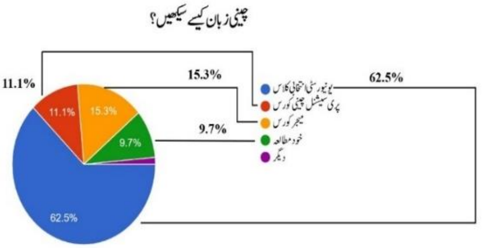

ابتدائی طور پر چینی زبان کے کورسز کا حجم چھوٹا تھا، ہر سیمسٹر میں صرف 1 سے 2 کلاسز ہی چلائی جاتی تھیں۔ اُس وقت طلبہ چینی زبان کے اختیاری کورسز میں دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔ محترمہ صباء شفیق نے اس بارے میں گہرے تاثرات کا اظہار کیا۔ اُنھوں نے کہا: "شروع میں چینی زبان کے اختیاری کورس کو طلبہ کی نظر میں ایک زبردستی کی جانے والی ذمہ داری سمجھا جاتا تھا کیونکہ یہ ان کی پیشہ ورانہ تعلیم سے کوئی تعلق نہیں رکھتا تھا۔ جس کی وجہ سے طلبہ کی خود سے سیکھنے کی خواہش بہت کم تھی۔" لیکن وقت کے ساتھ، طلبہ کا چینی زبان کی پیشہ ورانہ ترقی میں اہمیت کے بارے میں شعور بڑھتا گیا۔ چینی زبان کی کلاسوں میں داخلہ لینے والے طلبہ کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ ہر سمسٹر میں کلاسوں کی تعداد پانچ تک بڑھ چکی ہے۔

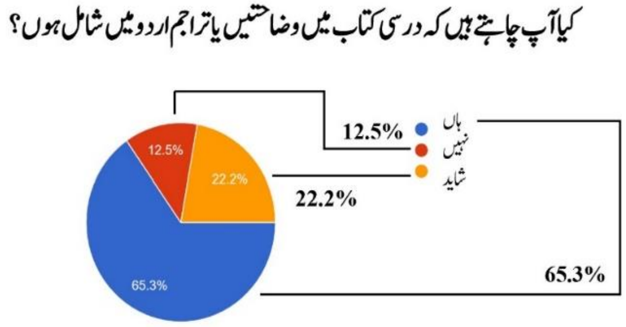

گراف: انٹرویو کیے گئے طلبہ کے چینی نصابی کتب کے اردو ترجمے کے بارے میں آراء

تعلیمی وسائل کے لحاظ سے اگرچہ "HSK معیاری نصاب" طلبہ کو HSK امتحان کی تیاری میں کچھ حد تک مدد فراہم کرتی ہے، لیکن اس کے مقامی بنانے کے عمل میں کئی مسائل درپیش ہیں۔ یہ نصابی کتاب صرف انگریزی میں دستیاب ہے، جو ان پاکستانی طلبہ کے

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 17. Issue 02, December 2025

لیے ایک بڑی رکاوٹ ہے جن کی انگریزی کمزور ہے۔ ان کے لیے گرامر، الفاظ اور دیگر پیچیدہ مواد کو سمجھنا انتہائی مشکل ہے۔ طلبہ کے سوالنامے کے مطابق، تقریباً 65٪ طلبہ نے اس بات پر زور دیا کہ نصابی کتاب میں اردو ترجمہ شامل کیا جائے تاکہ سمجھنے میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جاسکے۔ جیسا کہ انٹرویو کے دوران محترمہ صباء شفیق نے کہا: "نصابی کتاب کی زبان کا یہ نقص واقعی طلبہ کی سیکھنے کی رفتار کو متاثر کرتا ہے۔ جن طلبہ کی انگریزی کمزور ہے، ان کے لیے اردو کی مدد کے بغیر سیکھنا بے حد مشکل ہو جاتا ہے۔" اس کے علاوہ، نصابی کتاب کے مشکل درجے کی ترتیب مناسب نہیں ہے۔ HSK2 کے آخری مرحلے میں مواد کی مشکل اچانک بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے، جس کی وجہ سے کئی طلبہ اسے برداشت نہیں کرپاتے اور یہاں تک کہ ان کی سیکھنے کی پیش رفت اور خود اعتمادی پر منفی اثر پڑتا ہے۔

ان مشکلات سے نمٹنے کے لیے اساتذہ نے اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے مؤثر اقدامات کیے۔ محترمہ صباء شفیق نے کلاس روم کی حقیقی ضروریات کے مطابق مقامی تدریسی مثالیں ذہانت سے ڈیزائن کیں۔ جن میں پاکستانی ثقافتی عناصر اور روزمرہ کی زندگی کے مناظر کو چینی زبان کی تعلیم میں مہارت کے ساتھ شامل کیا تاکہ طلبہ کی تفہیم اور اطلاق کی صلاحیت کو بہتر بنایا جاسکے۔ اس کے ساتھ وہ ملٹی میڈیا ٹولز کے مؤثر استعمال میں ماہر ہیں۔ جیسے چینی زبان کی ویڈیوز چلانا، تصویری مواد دکھانا وغیرہ۔ تاکہ تدریسی مواد کو مزید متنوع بنایا جاسکے اور طلبہ کی چینی زبان اور ثقافت کے بارے میں براہ راست تفہیم کو بڑھایا جاسکے۔ یہ اضافی اقدامات بلاشبہ اساتذہ کے تدریسی بوجھ میں اضافہ کرتے ہیں اور اس حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں کہ نصاب کے مواد کو بہتر بنانے اور وسائل کی تقسیم کو مؤثر بنانے سے پاکستان میں چینی زبان کی تعلیم کے نتائج کو مزید بہتر کیا جاسکتا ہے۔

زبان سیکھنے کے حوالے سے طلبہ کی حوصلہ افزائی اور تدریسی مشکلات

آپ کے چینی سیکھنے کی بنیادی وجہ کیا ہے؟(آپ ایک سے زیادہ انتخاب کر سکتے ہیں)

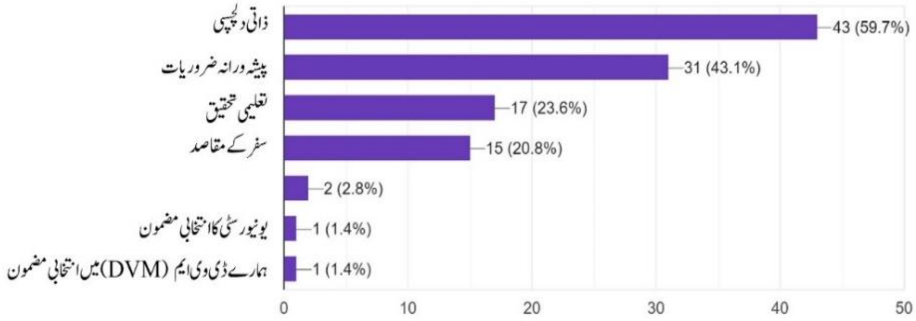

گراف: انٹرویو کیے گئے طلبہ کی چینی زبان سیکھنے کے محرکات

طلبہ کے چینی زبان سیکھنے کے محرکات اور دلچسپی پاکستان میں اس کی تدریس کے مؤثر نتائج کے کلیدی عوامل ہیں جو مختلف کورسز کی اقسام میں نمایاں فرق ظاہر کرتے ہیں۔ چینی زبان کے انتخابی کورسز میں چونکہ نصاب کا مواد طلبہ کی تخصیص سے مطابقت نہیں رکھتا اس لیے

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 17. Issue 02, December 2025

تحقیقی وتنقیدی مجلّہ
دریافت

ان کی سیکھنے کی دلچسپی کم ہوتی ہے۔ اس کے برعکس چینی زبان کی کلاسوں کے طلبہ واضح پیشہ ورانہ اہداف کی وجہ سے سیکھنے میں زیادہ متحرک ہوتے ہیں۔ سوال نامے کے اعداد و شمار کے مطابق، 43٪ جواب دہندگان نے پیشہ ورانہ ترقی کو چینی زبان سیکھنے کی بنیادی وجہ قرار دیا۔ اس سے چینی زبان کی کلاسوں کی طلب میں ہر سال اضافے کو فروغ ملا ہے۔ مزید یہ کہ عملی اور پیشہ ورانہ بنیادوں پر مبنی چینی زبان کے کورسز کی فوری ضرورت اجاگر ہوتی ہے۔

آپ کو اپنی پڑھائی کے دوران سب سے بڑی مشکل کیا پیش آتی ہے؟ (براہ کرم وضاحت کریں):

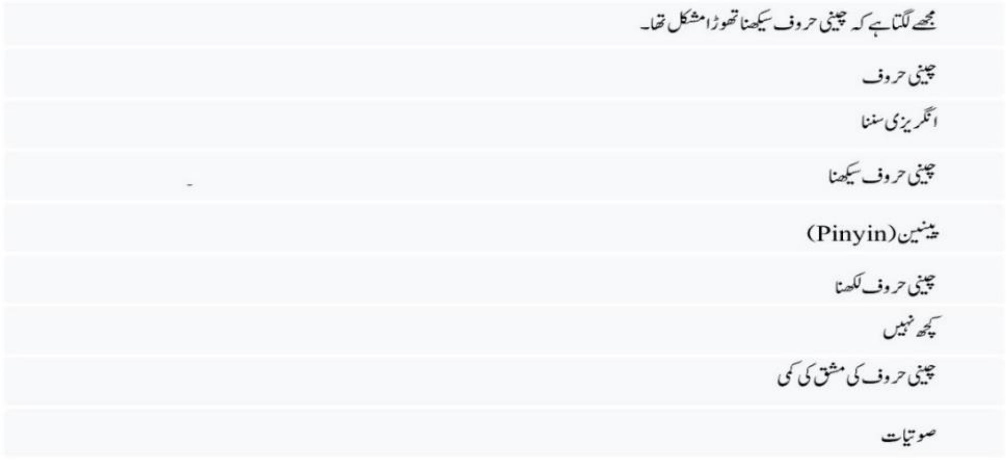

گراف: انٹرویو کیے گئے طلبہ کو چینی زبان سیکھنے کے دوران درپیش مشکلات (جزوی)

چینی حروف (汉字) سیکھنا بلاشبہ پاکستانی طلبہ کے لیے چینی زبان سیکھنے کے عمل میں سب سے بڑا چیلنج ہے۔ سوالنامے کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ زیادہ تر طلبہ چینی حروف کو چینی زبان سیکھنے کا سب سے مشکل حصہ سمجھتے ہیں۔ خاص طور پر جب پِن این (拼音) سے چینی حروف کی تحریر میں منتقلی کا مرحلہ آتا ہے، تو طلبہ اکثر مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں اور حروف کے انداز (笔画)، ساخت (结构) اور تلفظ (读音) کو یاد رکھنے میں غلطیاں کر بیٹھتے ہیں۔ مذکورہ تحقیق میں شامل محترمہ صباء شفیق نے تجویز دی: "ابتدائی چینی زبان کی تدریس میں، چینی حروف سیکھنے کے عمل کو مناسب حد تک پہلے متعارف کروایا جانا چاہیے، چینی حروف کے مواد کا تناسب بتدریج بڑھایا جائے، اور پیچیدہ حروف کو توڑ کر سکھانے کے طریقے اپنائے جائیں۔ حروف کے انداز اور اجزاء کو تفصیل سے واضح کرنے سے طلبہ کی مایوسی کم ہو سکتی ہے اور ان میں چینی حروف سیکھنے کا اعتماد پیدا کیا جا سکتا ہے۔" عبدالباسط صاحب کے مطابق تدریس کے دوران وہ اکثر طلبہ کو زیادہ لکھنے اور مشق کرنے کی ترغیب دیتے ہیں تاکہ وہ چینی حروف کی تحریر کا اچھا احساس پیدا کر سکیں۔

حکمت عملی پر تبادلہ خیال

بہتر طور پر پاکستان کے طلبہ کی تعلیمی ضروریات کے مطابق ڈھالنے کے لیے اساتذہ کو"HSK معیاری نصاب "کا مناسب انتخاب اور ایڈ جسٹمنٹ کرنی ہوگی ساتھ ہی اردو ترجے کے مقامی ورژن پر کام کو فروغ دینا ہوگا۔ موجودہ تدریسی مواد میں انگریزی کو معاون زبان کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے لیکن بہت سے طلبہ کی انگریزی کی بنیاد کمزور ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ مواد کو درست طریقے سے سمجھنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں۔ اس لیے اس کورس کا اردو ترجمہ تدریسی مواد کی سمجھ بوجھ میں نمایاں طور پر اضافہ کرے گا۔ جس سے طلبہ کو چینی زبان سیکھنے میں مزید سہولت ہوگی۔ اردو ترجمہ نہ صرف طلبہ کو پیچیدہ گرامر کی ساخت اور ثقافتی تصورات کو سمجھنے میں مدد دے گا، بلکہ زبان کی رکاوٹ کی وجہ سے پیدا ہونے والی تفہیمی مشکلات کو بھی کم کرے گا۔ مثال کے طور پر محاورات اور تجریدی تصورات کی تدریس کے دوران اردو میں فراہم شدہ وضاحت سے طلبہ بآسانی ان کے مخفی مفاہیم تک پہنچ جائیں گے۔ یوں ان کی تعلیمی کارکردگی اور خود اعتمادی میں اضافہ ہوگا۔ اس کے علاوہ اساتذہ جب مختلف سطحوں پر تدریس یا ذاتی رہنمائی فراہم کر رہے ہوں، تو وہ اردو ترجے کو استعمال کر کے طلبہ کو خصوصی رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔ بنیادی طور پر کمزور طلبہ کے لیے اردو میں وضاحت کی مدد سے بنیادی معلومات کو مضبوط کیا جاسکتا ہے اور بہتر بنیاد رکھنے والے طلبہ کے لئے مقامی کیس اسٹڈیز کے ذریعے مواد کو مزید بڑھایا جاسکتا ہے۔ جیسے چین اور پاکستان کی کاروباری شراکت داری کی حقیقی مثالوں کو شامل کر کے نصاب کی افادیت اور دلچسپی کو بڑھایا جاسکتا ہے۔

اردو ترجے کا مقامی ورژن نہ صرف طلبہ کے تعلیمی تجربے کو بہتر بنانے میں مدد فراہم کرے گا بلکہ اساتذہ کو تدریسی مواد کو گہرائی سے سمجھنے اور اہم نکات کو زیادہ درست طریقے سے منتقل کرنے میں بھی معاون ثابت ہوگا۔ جب کسی مشکل موضوع کی وضاحت کی جائے تو اساتذہ اردو میں واضح طور پر وضاحت فراہم کر کے زبان کی رکاوٹ سے پیدا ہونے والی غلط فہمیوں کو روک سکتے ہیں۔ جس سے تدریسی اثرات میں بہتری آئے گی۔ اس لیے"HSK معیاری نصاب "کے اردو ترجے کے فروغ اور اصلاحات میں تیزی لانا پاکستان میں چینی زبان کی تدریس کے معیار کو بڑھانے کے لیے ایک اہم قدم ہوگا۔

پاکستانی چینی زبان کے اساتذہ کی ذاتی صلاحیتوں کو بڑھانا تدریسی معیار کو بہتر بنانے کی کلید ہے۔ چینی زبان کی مہارت کے حوالے سے اساتذہ کو مختلف پیشہ ورانہ چینی تربیتی کورسز میں فعال طور پر شرکت کرنی چاہیے جہاں تجربہ کار چینی تعلیم کے ماہرین کے ذریعہ تدریس دی جائے اور ان کورسز میں چینی زبان کے تمام پہلو جیسے آواز، الفاظ، گرامر، محاورے وغیرہ شامل ہوں۔ اس کے علاوہ اساتذہ کو باقاعدگی سے چینی زبان کا معیار جانچنے کے امتحان جیسے HSK میں حصہ لینا چاہیے تاکہ وہ اپنی تعلیمی پیش رفت اور کمزوریوں کا اندازہ لگاسکیں اور اپنے سیکھنے کی حکمت عملی کو بروقت ایڈجسٹ کر سکیں۔ مزید برآں آن لائن چینی سیکھنے کے وسائل کا بھرپور استعمال کرنا چاہیے جیسے چینی سیکھنے کی ویب سائٹس، ایپس وغیرہ جو کہ مختلف اقسام کا مواد فراہم کرتی ہیں۔ بشمول آن لائن کورسز، چینی سیکھنے کے فورمز، زبان کی مشق، گیمز وغیرہ۔ تاکہ اساتذہ کسی بھی وقت اور کہیں بھی سیکھنے کا عمل جاری رکھ سکیں۔ یہ اس امر کو یقینی بنائے گا کہ وہ چینی زبان وثقافت کے علم میں پیہم اضافہ چاہتے ہیں۔ اس طور وہ اس علم کو بہتر طریقے سے آگے منتقل کر سکیں گے۔

اساتذہ کو تدریسی نظریات کے شعبے میں بھی خود کو ہم آہنگ رکھنا چاہیے۔ علم التعلیم، نفسیات وغیرہ کے علمی نظریات کا باقاعدہ مطالعہ جاری رکھنا چاہیے۔ اس سے اس شعبے میں تازہ ترین تحقیقات تک رسائی پا کر وہ اپنے خیالات، طریقہ کار وغیرہ کو ہر لمحہ بہتر کر سکتے ہیں۔ تعلیم و تدریس کے جدید علمی مواد کا مطالعہ ان کے کورس ورک ڈیزائن، کلاس روم مینجمنٹ، تدریسی مسائل و مشکلات کی بہتر تشخیص جیسی مہارتوں کو بہتر سے بہترین کی جانب لے جانے میں معاونت کر سکتا ہے۔۔ نفسیات خصوصاً تعلیمی نفسیات کا مطالعہ طلبہ کی سیکھنے کی نفسیات اور اس نوع کے دیگر اصولوں کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ مثال کے طور پر تعلیمی نفسیات میں یادداشت کے بارے میں سیکھ کر اساتذہ ایسی تدریسی سرگرمیاں ڈیزائن کر سکتے ہیں جو طلبہ کو چینی الفاظ اور گرامر کو بہتر طور پر یاد رکھنے میں مدد دے سکیں۔ جیسے کہ ایسوسی ایٹو میموری طریقہ، سیچوئیشن میموری طریقہ وغیرہ۔ ان نظریاتی علوم کو تدریسی عمل میں بہتر انداز میں لاگو کرنے سے تدریس کی سائنسی اور مؤثر نوعیت میں نمایاں بہتری آتی ہے۔ ایسی تدریسی سرگرمیاں طلبہ کی سیکھنے کی ضروریات کے مطابق ہو جاتی ہیں۔

بین الثقافتی رابطہ کی صلاحیت بھی وہ پہلو ہے جسے اساتذہ کو خاص طور پر مضبوط کرنا چاہیے۔ چین اور پاکستان کے درمیان ثقافت میں کئی اختلافات ہیں جو تدریس کے عمل میں مختلف مسائل پیدا کر سکتے ہیں۔ اساتذہ کو چین اور پاکستان کی ثقافتوں کے فرق کا گہرا مطالعہ کرنا چاہیے۔ بشمول اقدار، روایات، عادات، سوچنے کے طریقے وغیرہ میں فرق۔ بین الثقافتی رابطے کی مہارتیں اور طریقے سیکھنے چاہییں، جیسے کہ مؤثر ثقافتی بات چیت کیسے کی جائے، ثقافتی تنازعات سے کیسے بچا جائے، مختلف ثقافتوں کا احترام کرتے ہوئے استاد اور طالب علم کے درمیان اچھے تعلقات کیسے قائم کیے جائیں وغیرہ۔ تدریس میں جب ثقافتی فرق کی وجہ سے کلاس روم کی بات چیت کے مسائل سامنے آئیں، تو اساتذہ کو مناسب بین الثقافتی رابطے کی حکمت عملی استعمال کرتے ہوئے ان مسائل کو حل کرنا چاہیے۔ تاکہ استاد اور طالب علم کے درمیان مؤثر بات چیت اور تفہیم کو فروغ دیا جا سکے۔ مثال کے طور پر جب چین کے خاندانی تصور کی وضاحت کی جائے تو اساتذہ پاکستان کی خاندانی ثقافت کے ساتھ اس کا موازنہ کر کے طلبہ کو مختلف ثقافتوں میں خاندان کے تصور کی خصوصیات کو بہتر طور پر سمجھا سکتے ہیں۔

آخر کار اساتذہ کے لیے تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینا انتہائی ضروری ہے۔ جیسے جیسے ٹیکنالوجی کی ترقی اور تعلیمی تصورات کی تجدید ہو رہی ہے، اساتذہ کو روایتی تدریسی طریقوں اور ذرائع سے مطمئن نہیں ہونا چاہیے۔ انھیں نئے تدریسی طریقوں اور وسائل کی تلاش میں رہنا چاہیے۔ جدید تعلیمی ٹیکنالوجی کو اپنانا چاہیے، جیسے کہ آن لائن تدریسی پلیٹ فارمز کا استعمال کرتے ہوئے ہائبرڈ تدریس کا طریقہ اپنایا جا سکتا ہے جس سے آن لائن سیکھنے کے وسائل اور آف لائن کلاس روم تدریس کو ایک مربوط انداز میں جوڑا جائے تاکہ طلبہ کے سیکھنے کی صلاحیت میں وسعت و تیزی آئے۔ چینی سیکھنے کے سافٹ ویئر کا استعمال کر کے، گیمیفی کیشن، انٹرایکٹو سرگرمیوں کے ذریعے طلبہ کی دلچسپی اور شراکت کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، اساتذہ مقامی خصوصیات والے چینی تدریسی وسائل تیار کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں جیسے کہ پاکستان کی ثقافت اور سماجی زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے چینی نصاب کے اضافی مواد کی تخلیق تاکہ تدریسی مواد طلبہ کی حقیقی زندگی کے قریب ہو۔ تدریسی وسائل کو مزید متنوع بنایا جا سکے اور تدریسی معیار کو بڑھایا جا سکے۔

نتائج اور مستقبل کی توقعات

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 17. Issue 02, December 2025

تحقیقی وتنقیدی مجلّہ
دریافت

چین اور پاکستان کے دوستانہ تعلقات اور "دی بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو" کے فروغ کے تحت پاکستان میں چینی زبان کی تعلیم تیزی سے ترقی کر رہی ہے اور "HSK معیاری نصاب" وسیع پیمانے پر استعمال ہو رہا ہے۔ تاہم پاکستانی چینی زبان کے اساتذہ یہ نصاب پڑھانے میں کئی چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں۔ تعلیمی ماحول کے نقطہ نظر سے نصاب کی ترتیب میں چینی زبان کے اختیاری کورسز کی کشش کم ہے اور یہ طلبہ کے پیشہ ورانہ اہداف سے بھی ہم آہنگ نہیں۔ جبکہ زبان کے مخصوص کورسز روزگار کی ضروریات کے باعث زیادہ مقبول ہیں لیکن مجموعی نصاب کی اصلاح ناگزیر ہے۔ تدریسی وسائل کے لحاظ سے "HSK معیاری نصاب" کو مقامی سطح پر درپیش مسائل کا سامنا ہے جیسے کہ زبان کے میڈیم کی محدودیت اور دشواری کی سطح میں عدم توازن۔ اساتذہ کے نقطہ نظر سے اگرچہ پاکستانی چینی زبان کے اساتذہ مجموعی طور پر پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے حامل اور بین الثقافتی پس منظر کے فوائد رکھتے ہیں لیکن ان کے لیے منظم تربیتی نظام کی کمی ہے۔ طلبہ کے نقطہ نظر سے مختلف کورسز میں سیکھنے کی تحریک میں واضح فرق ہے۔ اختیاری چینی کورسز میں طلبہ کی دلچسپی کم ہے جبکہ زبان کے مخصوص کورسز میں شامل طلبہ اپنے پیشہ ورانہ اہداف کے باعث زیادہ متحرک ہوتے ہیں۔ چینی حروف سیکھنے کی مشکل طلبہ کے لیے بنیادی چیلنج ہے۔ ان چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے تحقیق میں مختلف حکمت عملیوں کی تجویز دی گئی ہے۔

مستقبل میں چین اور پاکستان کے درمیان تعاون کی مسلسل گہرائی کے ساتھ پاکستان میں چینی زبان کی تعلیم کے لیے وسیع تر ترقی کے امکانات متوقع ہیں۔ پالیسی کی حمایت کے لحاظ سے پاکستانی حکومت کو چینی زبان کی تعلیم پر مزید توجہ دینی چاہیے۔ قومی تعلیمی نظام میں چینی زبان کی تدریسی منصوبہ بندی کو بہتر بنانا چاہیے اور چینی زبان کی تعلیم کے لیے مزید پالیسی معاونت اور وسائل فراہم کرنے چاہییں۔ نصابی کتب کے حوالے سے "HSK معیاری نصاب" کا اردو ترجمہ تیزی سے مکمل کیا جانا چاہیے اور مسلسل بہتر بنایا جانا چاہیے تاکہ مواد درست اور آسانی سے سمجھنے کے قابل ہو جائے۔ اس کے ساتھ پاکستانی مقامی ثقافت اور سماجی زندگی کے مطابق مزید مخصوص نصابی کتب اور معاون مواد تیار کیے جا سکتے ہیں۔ اساتذہ کی تربیت کے حوالے سے ایک جامع تربیتی نظام قائم کیا جانا چاہیے۔ پیشہ ورانہ تربیت اور تبادلے کی سرگرمیاں باقاعدگی سے منعقد کی جانی چاہئیں اور چینی اور بین الاقوامی چینی تعلیم کے ماہرین کو رہنمائی کے لیے مدعو کیا جانا چاہیے۔ تاکہ پاکستانی چینی زبان کے اساتذہ کی مجموعی قابلیت کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔ مزید برآں چین اور پاکستان کے اساتذہ کے مابین تبادلہ اور تعاون کو مضبوط بنایا جا سکتا ہے تاکہ باہمی فوائد حاصل کیے جا سکیں۔ تدریسی طریقوں کے لحاظ سے جدید تعلیمی ٹیکنالوجیز جیسے کہ ورچوئل ریئلٹی (virtual reality) اور مصنوعی ذہانت (artificial intelligence) کا استعمال کر کے تدریسی طریقوں میں جدت لائی جا سکتی ہے۔ تاکہ ایک انٹرایکٹیو اور دلچسپ چینی زبان سیکھنے کا ماحول تشکیل دیا جا سکے۔ اس طور طلبہ کی سیکھنے میں دلچسپی اور شرکت کو بڑھایا جانا ممکن ہو گا۔ اساتذہ کو مسلسل نئے تدریسی طریقوں کی کھوج اور عملی تجربہ کرنے کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ ایک پاکستانی خصوصیات پر مبنی چینی زبان کا تدریسی ماڈل تشکیل دینا از حد مفید ثابت ہو گا۔ طلبہ کی تعلیم کے حوالے سے چینی زبان کو پیشہ ورانہ ترقی کے ساتھ مزید گہرائی سے جوڑنا چاہیے اور مارکیٹ کی ضروریات سے ہم آہنگ مزید چینی زبان کے کورسز جیسے کہ کاروباری چینی (business Chinese) اور سیاحتی چینی (tourism Chinese) تیار کیے جانے چاہییں۔ یوں طلبہ کی متنوع تعلیمی ضروریات کو پورا کیا جانا

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 17. Issue 02, December 2025

آسان ہو گا۔ اس کے علاوہ چینی زبان سیکھنے کے مقابلے، ثقافتی سر گرمیاں اور دیگر تعلیمی ایونٹس کا انعقاد کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح طلبہ کی دلچسپی کو بڑھایا جاسکے گا اور چینی زبان سیکھنے کا ایک مثبت ماحول پیدا ہو سکتا ہے۔

طویل مدتی نقطہ نظر سے امید کی جاتی ہے کہ تمام متعلقہ فریقوں کی مشترکہ کوششوں کے ذریعے پاکستان میں چینی زبان کی تدریس کے معیار کو بلند کیا جائے گا۔ مزید ایسے باصلاحیت افراد تیار کیے جائیں گے جو چینی زبان اور چینی ثقافت میں مہارت رکھتے ہوں تاکہ چین-پاکستان دوستانہ تعاون اور ثقافتی تبادلے کے لیے مضبوط افرادی وسائل فراہم کیے جاسکیں اور چین-پاکستان تعلقات کو مسلسل فروغ دیا جاسکے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ علی نواز، سٹڈی آن دی امپیکٹ آف ون بیلٹ ون روڈ آن دی چائنا پاکستان اکنامک کوریڈور(مقالہ غیر مطبوعہ)، ہاربن نارمل یونیورسٹی، چائنا، ۲۰۲۰ء، صفحہ ۴۰۔۳۵

۲۔ شیاؤخوئی لو اور دیگر، سنیریو انالسیسز آف لوکلازیشن اینڈ اڈیپٹیشن آف چائینیز لینگویج ٹیچینگ، پاکستان جرنل آف ہیومینٹیس اینڈ سوشل سائنس، ۲۰۲۴ء

۳۔ ڈنگ لِن یو، دوی وائی ہان یو جیاوچائی تونگ پی سی ین جیو — اِی ایچ ایس کے بیاوژن جیاوچینگ (۱–۴) وے لی، جیاؤیو ین جیو، چین، ۲۰۲۰ء، جلد ۶، شمارہ ۳، صفحہ ۲۔۱

۴۔ وانگ ہاؤوے، ایچ ایس کے بیاوژن جیاوچینگ چنگ یو زیانگ موجی جیاوشُوئے تسلیو ین جیو(مقالہ غیر مطبوعہ)، نانجنگ یونیورسٹی آف انفارمیشن سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، چین، ۲۰۲۱ء، صفحہ ۴۵۔۴۰

۵۔ وانگ فُولِنگ، اے پریلیمنری اسٹڈی آن دی وکیبلری ٹیچنگ آف ڈیویلپنگ چائنیز (ایلیمنٹری کمپری ہینسیو کورس) فار فورین اسٹوڈنٹس فرام پاکستان(مقالہ غیر مطبوعہ)، ہیبئی نارمل یونیورسٹی، چین، ۲۰۱۹ء، صفحہ ۶۰۔۵۵

۶۔ آفتاب عظیم، طاہرہ نوید، صدف جبار، چائنیز لینگویج ٹیچنگ اِن پاکستان پرابلمز اینڈ سولیوشنز، یو ڈبلیو جرنل آف سوشل سائنسز، پاکستان، ۲۰۲۲ء، صفحہ ۸۰۔۵۵

۷۔ تیان یو، اینالیسس آف چنکس اِن ایچ ایس کے اسٹینڈرڈ کورس اینڈ ٹیچنگ سجیشنز(مقالہ غیر مطبوعہ)، یانبین یونیورسٹی، چین، ۲۰۲۱ء، صفحہ ۵۰۔۴۶

۸۔ ژان جی مِنگ، ریسرچ آن دی ڈیزائن آف ٹیکسٹ بُکس فار ایڈوانسڈ اسٹیج آف چائنیز–ٹیکنگ ایچ ایس کے اسٹینڈرڈ کورس ایز این اگزامپل(مقالہ غیر مطبوعہ)، گوانگ دونگ یونیورسٹی آف فارن اسٹڈیز، چین، ۲۰۲۰ء، صفحہ ۴۰۔۳۴

۹۔ لی ہاؤ، مصباح، جیانگ چاؤ، رَانگ ژونگ–بایُو اِی ٹن خُوشیان چُو آن–جی کُونگ یُو آن جِیاوشی یِین جِنگ ژونگ دے پاکستان "ژونگ وین رِے" (خبری نوٹ)، شِن ہوا نیوز ایجنسی، چین، ۱۹ مارچ ۲۰۲۱ء

۱۰۔ وانگ کائی شیا، پاکستان چائنیز ٹیچنگ ریسرچ فرام دی پرسپیکٹو آف انٹرنیشنل کمیونیکیشن (مقالہ غیر مطبوعہ)، سنٹرل چائنا نارمل یونیورسٹی، چین، ۲۰۲۲ء، صفحہ ۳۲۰۔۳۰۰

۱۱۔ بشریٰ حنیف، کرنٹ سنیریو اینڈ پرسپیکٹیو آف ٹیچینگ چائنیز ایٹ کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ ان پاکستان، پاکستان جرنل آف ہیومینٹیس اینڈ سوشل سائنس، ۲۰۲۳ء، صفحہ ۲۳۲۶-۲۳۱۵

۱۲۔ مصنفین کا محترمہ صبا شفیق کا انٹرویو، شنگھائی، چین، ۵ اگست ۲۰۲۴ء

۱۳۔ مصنفین کا محترم عبد الباسط کا ٹیلی فونک انٹرویو، ۳۰ اگست ۲۰۲۴ء

References in Roman Script:

1. Ali Nawaz, Study on the Impact of One Belt One Road on the China Pakistan Economic Corridor [D], Harbin Normal University, China, 2020, p.35-40
2. Xiaohui, L., Anqi, T., Yiping, M., Huilin, F., & Hanif, B., Scenario Analysis of Localization and Adaptation of Chinese Language Teaching, Pakistan Journal of Humanities and Social Sciences, 2024,12(4), 3257-3281
3. Ding Linyu, Duiwai Hanyu Jiaocai Tongyi Ci Yanjiu – Yi 'HSK Biaozhun Jiaocheng' (1–4) Wei Li ,[J], Jiaoyu Yanjiu, China, 2020, 3(6):1-2
4. Wang Haowei, HSK Biaozhun Jiaocheng Chengyu Xiangmu Ji Jiaoxue Celue Yanjiu [D], Nanjing University of Information Science & Technology, China, 2021, p.40-45
5. Wang Fuling, A Preliminary Study on the Vocabulary Teaching of Developing Chinese (Elementary Comprehensive Course) for Foreign Students from Pakistan [D], Hebei Normal University, China, 2019, p.55-60.
6. Aftab Azeem, Tahira Naveed, Sadaf Jabbar, Chinese Language Teaching in Pakistan: Problems and Solutions, UW Journal of Social Sciences, Pakistan, 2022, p.55-80
7. Tian Yu, Analysis of Chunks in HSK Standard Course and Teaching Suggestions [D], Yanbian University, China, 2021, p.46-50
8. Zhan Jiming, Research on the Design of Textbooks for Advanced Stage of Chinese – Taking HSK Standard Course as an Example [D], Guangdong University of Foreign Studies, China, 2020, p.34-40
9. Li Hao, Misbah, Jiang Chao, Rang Zhong-Ba Youyi Xinhuo Xianchuan - Ji Kongyuan Jiaoshi Yanjing Zhong de Pakistan 'Zhongwen Re' [N], Xinhua News Agency, China, 2021-03-19
10. Wang Caixia, Pakistan Chinese Teaching Research from the Perspective of International Communication [D], Central China Normal University, China, 2022, p.300-320
11. Bushra Hanif, Current scenario and perspective of teaching Chinese at Confucius Institutes in Pakistan, Pakistan Journal of Humanities and Social Sciences, 2023, 11(2), p.2315-2326
12. Interview of Ms. Saba Shafiq by the authors, Shanghai, China, 5 August 2024
13. Telephonic interview of Mr. Abdul Basit by the authors, 30 August 2024

Ms. Lu Xiaohui is a Student Researcher in the Department of Urdu, Faculty of Asian and African Studies at Guangdong University of Foreign Studies, Guangzhou, China. She completed her Bachelor of Arts (BA) from the same university. Her research interest centers on Urdu Research & Editing, and she has two published research articles.

Dr. Bushra Hanif is an Assistant Professor in the Department of Urdu, Faculty of Asian and African Studies at Guangdong University of Foreign Studies, Guangzhou, China. She completed her PhD from Beijing Language and Culture University, Beijing, China. Her research interests include Urdu Linguistics and Urdu Translations of World Literature. She has five published research articles to her credit.